ABU HAMID ABDUR RAHEEM
Muhammadi.
BANGALORE.

منشورِ محمدی

منشور رسولان ہمہ محتاج نجاتم - باخاتم و مہر آمدہ منشور محمدؐ ☆ توریت بلا توریہ انجیل تبجیل - گویان صفت دیبر مہر و رحمدؐ

نمبر ۱۱ | مطبوعہ ۱۵ ربیع الآخر ۱۳۰۳ ہجری مطابق ۲۱ جنوری ۱۸۸۶ء | جلد ۱۵

اشتہار یہ اخبار عشر وار مضامین تردید مذہب عیسوی چھپتا ہی قیمت سالانہ بحساب ۵ روپیہ معہ محصول بذریعہ منی آرڈر بنام مہتمم مطبع آنی چاہئین -

اشتہار کتاب دفع التلبیسات

اوس مین نہایت عمدہ دلائل سے اثبات نبوت محمدی کیا ہے اور پادری عماد الدین کے شبہات کا جواب دیا ہی اور اناجیل مروجہ کا بے سند اور غیر الہامی ہونا علمائے مسیحیہ کے اقوال سے ثابت کیا ہی حجم کتاب اجزء قیمت عمدہ کاغذ کی ۸ر معمولی کاغذ کی ۶ر محصول ڈاک ار-

المشتہر سید ابراہیم ساکن کانپور بوچڑ خانہ خورد-

بقیہ مضمون مقابلۂ اسلام بمذہب عیسوی

(سلسلہ کے لئے دیکھو نمبر ۱ جلد ۱۵)

پیشتر اس سے کہ مین آپ کو ان کتابون کی اصلیت بتاؤن ایک اور بات سناتا ہون کہ جس سے آپ کو ان اصلی کتابون کے گم ہو جانے مین کچھ تعجب نرہے اور وہ یہ ہے قسیس نورتن کہتے ہین کہ موسے کے زمانہ مین دستور لکھنے کا نہ تھا انتہی اسقول کی صداقت ان دو باتون سے اور بھی ہوتی ہے اول یہ کہ اس زمانہ مین کاغذ نہ تھا یہان تک کہ حضرت مسیح سے کئے سو برس کے بعد کاغذ ایجاد ہوا اور لکھنے کا دستور جاری ہوا چنانچہ اس ہسٹری مین کہ جو ۱۸۵۰ء مین لندن مطبع چارلس وآلین مین چھپی ہے لکھا ہے کہ اول زمانہ سلاطین سے تختون سے حرف نقش کیا کرتے تھے پھر سب سے اول مصر والے درخت پیرس کے پتون پر لکھنے لگے پھر بلدۂ پرگمس مین جس کی دھلی ایجاد ہوی اور انھوین صدی مین روی اور ریشم کا کاغذ تیار ہوا انتہی - دوم یہ کہ توریت مطبوعہ ۱۸۳۵ء مین یہ ہے کہ مذبح سے پتھرون پر وضاحت سے تمام تورات کو لکھا تھا چنانچہ نسخۂ فارسیہ مطبوعہ ۱۸۴۵ء کی عبارت یہ ہے - و رآنجا بر سنگہا نسخۂ تورات موسیٰ را کہ در حضور بنی اسرائیل نوشتہ بود نوشت انتہی بلفظہ -

---

حاشیہ - اور یہ کہنا کہ موسے یا لکڑی یا سیسہ کے تختے پر عبارت کھودنا بہت ہی پائدار اور بہتر اور معقول صورت تھی جائز کہ تورات لوہے یا پتھر یا لکڑی کے تختون پر لکھی ہو بالکل لغو ہے کیونکہ اگر یہ تسلیم کر لیا جاوے تو بدرجہ اولیٰ تورات کا ایک ہی نسخہ ہوگا کیونکہ عادتاً اتنی بڑی کتاب کا لوہے وغیرہ چیزون کی تختیون پر کھودنا نہایت مشکل کیا

اگرچہ بالفعل سے نسخون مین اپنی جبلی عادت سے موافق
اہل کتاب نے توراۃ کو چھوڑکر احکام بنایا ہے لیکن
ہمارا مدعا تو بخوبی ثابت ہے کہ اوسوقت مین کاغذ
نہ تہا اور اگر تہا تو بہت ہی کم اور کاغذ کی لکہی
ہوی بالخصوص ایسی ضخیم کتابین کہ جیسی توراۃ ہی
شاید تمام قوم مین ایک آدہ ہی نسخہ ہو اور حفظ
کا رواج نہ تھا پس حضرت موسیٰ نے وہ نسخہ توراۃ
(کہ جو کتاب الٰہی تہی خواہ بواسطۂ جبرئیل علیہ السلام
مع الفاظ حضرت موسیٰ پر نازل ہوی تہی یا بطور
الہام سے اونہون نے لکہی تہی ہرچہ باشد) احبار
کو دیدیا تہا اور اونہون نے صندوق شہادت
مین رکہدیا تہا اور سات برس سے بعد صندوق
کہلتا اور یہودی عید سے روز اسکو سنتے تہے چنانچہ
یشوع تک یہی پہر جب یہود مین انقلابات
ہوے کہ کبہی مرتد الہا سال بت پرستی کرتے
تہے اور کبہی اسلام لاتے تہے تو ان حوادث مین توراۃ
جاتی رہی جبرنا دہنین کہہ سکتے کہ کب گئی مگر اسمین

کچہ شک نہین کہ سلیمان علیہ السلام سے عہد سے پیشتر تلف
ہوی کیونکہ جب سلیمان نے وہ صندوق کہولا تو
اوسمین فقط وہ دو لوح برآمد ہوئین کہ جن مین دس
احکام لکہے ہوے تہے چنانچہ یہ بات اول کتاب السلاطین
کے ۸ باب ورس ۹ سے ثابت ہے پہر سلیمان علیہ
السلام کے بعد بنی اسرائیل کی سلطنت سے دو ٹکڑے
ہوگئے اور دونون سلطنتون مین کفر اور بت پرستی
نے تخمیناً دو ہائی سو برس تک وہ زور پکڑا کہ آخر
کے عہد مین بعل بت کے لئے ہر جگہ مذبح بنائے گئے
اور بیت المقدس کے دروازے بند ہوگئے اور
اس عرصہ مین دو بار حملہ بہی ہوے چنانچہ ایکبار سلطان
مصر نے چڑہائی کرکے بیت المقدس کو لوٹ کر تباہ
کردیا اور تمام چیزین لیگیا اور ایکبار اسرائیل کا
ایک مرتد بادشاہ چڑہ آیا اور اس نے بہی ایسا ہی
کیا المختصر سلیمان کے بعد سے تخمیناً چار سو برس تک
یہ حال رہا کہ ایک مدت تک چند بادشاہ مشرک
اور مرتد ہوکر دین موسوی کو برباد کرتے رہے اور
بیچ مین ایک دو دیندار بہی ہوگئے آخرکار منسا
کے عہد مین تو ازحد کفر اور بت پرستی ہوی چنانچہ
خاص بیت المقدس مین بت دہرے گئے یہان تک
کہ جب یوسیاہ بن امون تخت پر بیٹہا اور صدق
دل سے بت پرستی سے توبہ کرکے دین موسوی کی
طرف متوجہ ہوا تو راۃ کو بہت ڈہونڈا لیکن
بااین ہمہ اسکو توراۃ کا پتا نہ ملا مگر انہا رویں سال
خلقیاہ کاہن نے دعوی کیا کہ مجہ کو نسخۂ توراۃ بیت المقدس

۴- بلکہ اس زمانہ کے لحاظ سے محال معلوم ہوتا ہے پس جب توراۃ
کا پہرانا مشکل لکہنے ہی کی تختیون پر کہودکر ایک غایت دو بالغرض تین
نسخے بہی کیے گئے تو اسقدر لکہنے پونکا ابنار بخت نصر کیسے
حوادث مین محفوظ رہا اور راہ سکو کہین چہپا دینا عادتاً محال
ہے پس اوس ابنار مین سے دس بیس تختے بہی
گم ہوگئے تو توراۃ مین قطعی کمی ہوگئی پہر سخت
مصائب اور سفرون مین اسی سے محفوظ رہنے کی

کیا صورت ہے عبد الحق۔

ین دیا ہوا ملا اور اوس نے بذریعہ ساطاین کاتب کے
وہ نسخہ یوسیاہ کو دیا کہ جسکو سنکر یوسیاہ کو بنی اسرائیل
سے گناہ پر بڑا رنج ہوا (بظاہر سمجھ مین نہین آتا کہ باوجود
اس تحقیق کے نہ بادشاہ کو نہ کسی اور کو بیت المقدس
مین نسخہ توراۃ ملا خلقیا کو ملگیا پس قطعی یہ ہے کہ
اتنی مدت تک خلقیاہ حضرت موسی کے حالات وغیرہ
حکایات کو اپنے طور پر جمع کرتا رہا جب مرتب ہوگیا
تو یہ دعوی کیا) پس جب یہ بادشاہ مرگیا تو اسکی
جگہ اسکا بیٹا یہوآخز تخت پر بیٹھتے ہی مرتد ہوگیا
اور کفر پھیلا دیا مگر اوس کو تھوڑے ہی دنون
بعد شاہ مصر نے گرفتار کرلیا پھر اسکے بعد اسکا بھائی
یہویقیم تخت پر بیٹھا وہ بھی مرتد ہوا۔ اسکے بعد اسکا
بیٹا یہویکین مرتد تخت پر بیٹھا تو بابل کا بادشاہ
بخت نصر[1] اسکو گرفتار کرکے لیگیا اور بیت المقدس
کو خراب کرگیا اور اس سے چچا صدقیاہ کو اسکی جگہہ
قایم کرگیا پس جب اوسنے بھی بخت نصر سے بغاوت
کی تو دوبارہ بخت نصر نے چڑھائی کی پھر تو بیت المقدس
کو بالکل منہدم کردیا اور ہزارہا بنی اسرائیل کو تہ
تیغ کیا اور بیشمار کو غلام بنا کے لیگیا اور جلیل اور
اور شلیم کو بھی مسمار کرگیا اس حادثہ مین توراۃ
(اگر فرض کیا جاوے کہ وہ باقی تھی ورنہ وہی
تصنیف خلقیاہ) اور تمام کتابین روئے زمین
سے بالکل منہدم ہوگئین چنانچہ اسبات کا اہل کتاب کو

بھی اقرار ہے پھر اوس کے بعد حضرت عزیر علیہ السلام
نے حضرت عیسی سے چار سو چھپن برس پیشتر پھر جو کچھ
اپنی یاد پر لکھا تھا (کہ جسکو اہل کتاب توراۃ کہتے ہین
گو وہ بھی غلطی سے خالی نہ تھا کیونکہ سفر اول اور دوم
کتاب تاریخ کو حضرت عزیر نے بقول اہل کتاب حجی اور
ذکریا علیہما السلام کی مدد سے لکھا ہے اوس مین اولاد
بنیامین سے بیان مین توراۃ کا خلاف کیا ہے توراۃ
مین جو غلطی تھے دس لکھے گئے ہین ان کو کبھی تین اور
کبھی پانچ بتلایا ہے (وہ بھی شاہ اینیوکس کی چڑھائی
مین برباد ہوگیا یہ حادثہ حضرت مسیح سے ایکسو اکسٹھ
برس پیشتر ہیود پر گذرا ہے اور سامرہ ہے تین برس
تک رہا ہے۔ جیساکہ کتب تواریخ سے ظاہر ہے۔ باقی آیندہ

بقیہ جواب رپورٹ مسٹر ابٹسن صاحب بہادر قایم مقام ڈیرکٹر مدارس پنجاب

مسٹر ابٹسن صاحب بہادر نے جسقدر الزامات اسلام
کے ذمہ لگائے ہین ان مین سے ایک وہ الزام بھی مذہب
اسلام پر وارد اور چسپان نہین ہوسکتا مسٹر موصوف
کی یہ بڑی فاش غلطی ہے کہ وہ اسلام اور اہل اسلام
کو ایک سمجھتے ہین اسلام اور اہل اسلام ایک نہین ہین
اسلام جدا ہے اور اہل اسلام جدا ہے اسلام ایک مجموعہ
قوانین کا نام ہے اور اہل اسلام سے وہ مخصوصہ جماعت
مراد ہے جو اس مجموعہ قوانین کو مانتے ہین یہ لازم
نہین ہے کہ کسی مجموعہ قانون کو اسواسطے بدنام کیا
جائے کہ اوس کے ماننے والے مخصوصہ جماعت سچائی
سے اوسپر عمل نہین کرتے اگر یہی اصول اور یہی رول

[1] جسکو بنوکد نضر بھی کہتے ہین چنانچہ کتاب السلاطین کی
جلد دوم ۲۴ باب مین اس واقعہ کی تصریح ہے۔ ۱۲

ٹھیک ہی تو لازم ہی کہ چند آدمیون یا ایک گروہ کے مجموعہ
قوانین برتش گورنمنٹ پر نہ عمل کرنے سے اسی مجموعۂ
قوانین کو بدنام کیا جائے تعزیرات ہند مین ارتکاب
جرایم کے روکنے اور انسداد کی صورتون اور وسایل
کو بیان کیا گیا ہے اگر کوئی شخص غفلت یا بے سمجھی
یا ذاتی تمرد سے ان مناہی اور تنابیہ پر غور نہ کرکے
مختلف جرایم کا مرتکب ہو تو لازم نہین ہے کہ تعزیرات
ہند کو بدنام کیا جائے جیسا لوگون یا رعیت کے مجموعہ
قوانین پر نہ عمل کرنے سے مجموعہ قوانین مین کچھ فرق
نہین آسکتا اسی طرح پر مسلمانون کے مجموعہ قوانین
اسلام پر نہ عمل کرنے سے یہ لازم نہین آتا کہ اسلام
مقبوح اور معیوب ہے قانون کا صرف یہ منشا ہوتا
ہے کہ لوگون کو بری باتون سے روکے اور اچھی
باتون کیطرف رجوع دلائے کسی قانون کا یہ منشا
نہین ہے کہ لوگون کے طبیعتون مین عمل کرنے کی قوت
کو اپنی طور پر ظاہر کرے جیسا کہ مسٹر موصوف نے
اسلام اور اہل اسلام کے ایک سمجھنے مین غلطی کہائی
ایسا ہی کسیقدر اپنی رائے کے عام کرنے مین غلطی کیے
ہے وہ کہتے ہین کہ پنجاب کے سارے مسلمان ایسے
ویسے ہین مسٹر ممدوح کی یہ بڑی بہاری زور آوری
ہے کہ وہ سارے مسلمانون کو ایک ہی لاٹھی
سے ہانکتے ہین سارے مسلمان متکبر و مغرور کاہل
سست نہین ہین اور نہ ایسا ہو سکتا ہے اگر صاحب
موصوف اپنی تحقیق کو ذرا اور وسعت دیتے تو
انہین معلوم ہو جاتا کہ مسلمانون مین ہی بھی اس زمانہ
مین بہت سی ایسی سلیم الطبع اور شریف الاوضاع مسلمان
ہین کہ جو مجموعۂ قوانین اسلام پر نہایت سچائی اور
سلامتی سے عمل کرتے ہین اور جن کو اپنی شریفانہ
وضع کے لحاظ سے فخر قوم و فخر اسلام کہا جا سکتا ہی
البتہ اس مین کچھ شک نہین کہ اس زمانہ مین بالمقابل
اور قومون کے مسلمانون کی مجموعی حالت اچھی
نہین ہے سو اس سے یہ لازم نہین آتا کہ مسلمانون
کے کل افراد کو معیوب قرار دیا جائے اگر یہی اصول
ٹھیک ہے تو پھر اور قومین بھی پاک و صاف نہین
رہ سکتین کیا مسٹر ممدوح اسبات سے انکار کر سکتے ہین
کہ یورپین قومین مجموعہ کے لحاظ سے اچھے اور قابل
تعریف ہین میری خیال مین کوئی قوم بھی بہ ہیئت
مجموعی قابل تعریف نہین ٹھہر سکتے ہان اسقدر ضرور
ہوتا ہے کہ کسی قوم کے زیادہ افراد خراب ہوتے ہین
اور کسیکے کم اور رائے قایم کرنے کے وقت منصف مزاج
رائے دینے والے کو اس کمی بیشی کا ضرور لحاظ رکھنا
چاہیے۔

اسلام کا مجموعہ قوانین قرآن مانا جاتا ہے جو شخص اسلام
پر کسی امر کے نسبت نکتہ چینی کرنا چاہتا ہے اوسپر لازم
ہے کہ نکتہ چینی سے دلائل کے قایم کرنے کے پہلے قرآن
پر نظر کرے مسٹر ابسن صاحب بہادر نے اسلام پر
جو نکتہ چینیان کئے ہین اون پر غور کرنے سے معلوم
ہوتا ہے کہ مسٹر ممدوح نے قرآن پر کچھ بھی نظر اور
غور نہین کی وہ اپنی رائے مین لکھتے ہین کہ اسلام
پنجاب کے رہنے والون کو مغرور اور شیخی مآب

بنا دیتا ہے جس شخص نے مجموعہ قوانین اسلام یعنے قرآن کو
ایک سرسری نظر سے بھی دیکھا ہوگا اسپر اس امر کا مان
لینا کچھ بھی مشکل نہین ہے کہ مسٹر موصوف نے اس راے
سے ظاہر کرنے مین ایک فاش غلطی کی پیروی کی
ہے اور یہ کہ اونہون نے قرآن کو خواب مین بھی
نہین دیکھا قرآن کی سورت لقمان مین خداوند
کریم فرماتا ہے یا ایہا الناس اتقوا ربکم واخشوا یوما
لا یجزی والد عن ولدہ ولا مولود ہو جاز عن والدہ
شیئا ان وعد اللہ حقا فلا تغرنکم الحیوۃ الدنیا
ولا یغرنکم باللہ الغرور - اے لوگو ڈرو اپنے رب
سے اور ڈرو اس دن سے کہ جسمین باپ بیٹے اور
بیٹا باپ کے بدلے نہین پکڑا جائیگا اللہ جو کچھ تمہین
کہتا ہے وہ ٹھیک ہے تمکو دنیا کی زندگی پر کچھ بھی
تکبر اور غرور نہین کرنا چاہیے اس آیت کریمہ مین
قرآن کے ماننے والون کو ایک عمدہ پیرایہ سمجھایا
گیا ہے کہ تمہاری دنیا اور دنیا کی چند روزہ کی
زندگی ایسی نہین ہے کہ تم اوسپر کسی قسم کا غرور
اور تکبر کرو اس چند روزہ زندگی کا مآل اور
انجام یہ ہے کہ تم سب مرکھپ کر اللہ کے روبرو
جاؤگے اور اپنے اعمال کے جواب دہ ہوگے جبکہ
تمہاری زندگی کا مآل اور انجام یہ ہے تو پھر غرور
اور تکبر کرنا نادانی اور جہالت ہے پھر قرآن کے
سورت حدید مین ارشاد ہوتا ہے ولکنتم فتنتم
انفسکم وتربصتم وارتبتم وغرتکم الامانی حتی جاء
امر اللہ وغرکم باللہ الغرور تمنے اپنے آپ کو فتنہ
مین ڈالا اور راہ دیکھتے رہے اور دو ہو کہ مین پڑے
اور غرور کیا اپنے خیالون پر اس آیت مین انسان
کو سمجھایا گیا ہے کہ اوسکا اپنے ناچیز کم زور خیالات
پر تکبر اور غرور کرنا اپنے آپ کو دھوکہ مین ڈالنا
اور ایک سیدھے راستہ سے دور رہنا ہے پھر سورۃ
مومن مین فرمایا گیا ہے کذلک یطبع اللہ علی کل قلب
متکبر جبار - اللہ ہر ایک مغرور اور متکبر دل سے اپنی
رضا اور خوشنودی کو دور رکھتا ہے یعنے جو شخص
متکبر و مغرور ہوتا ہے اللہ اوسپر راضی اور خوش
نہین ہوتا پھر کہا گیا ہے وخاب کل جبار عنید - جو شخص
تکبر صد غرور کرتا ہے وہ نامراد ہے پھر سورۃ النحل
مین فرمایا ہے - انہ لا یحب المستکبرین - خدا غرور اور
تکبر کرنیوالون کو پسند نہین کرتا جو اپنے حد سے بڑھکر
قدم رکھتے ہین یعنے انسان کی حالت اس امر کی متقاضی
ہے کہ وہ اپنے مقررہ حدود سے باہر قدم نہ رکھے -
تکبر اور غرور کرنا اپنے مقررہ حدود سے باہر قدم
رکھنا ہے اور جو شخص ایسا کرتا ہے خدا اوسکو پسند
نہین کرتا پھر قرآن مین آیا ہے - فلا تزکوا انفسکم ہو
اعلم بمن اتقی - اپنی بہتریان اور ستھرایان کا مت
گھمنڈ کرو وہی بہتر ہے جو بچ نکلا یعنے اپنے بھلائیون
اور خوبیون نیکیون پر غرور اور گھمنڈ نہ کرو -
یہ غرور اور گھمنڈ منزل مقصود پر پہونچانے کے
واسطے کافی نہین عمدہ توشہ یہ ہے کہ انسان غرور
اور تکبر کو چھوڑکر دلی فروتنی اور عاجزی سے
ساتھ اس دار ناپائدار مین چند روزہ زندگی بسر

کرے پھر قرآن مین کہا گیا ہے ما اغنی عنکم جمعکم و ما کنتم تستکبرون۔ کیا کام آیا تم کو جمع کرنا اور جو تم تکبر کرتے تھے یعنے جس جمعیت اور مرتبت پر تم تکبر اور غرور کرتے تھے وہ تمہارے کسی کام نہین آئیگا آخر تمنے مٹی مین ملجانا ہے اور تمہاری روح نے خدا کے عالی دربار مین حاضر ہوکر جواب دہ بننا ہے اوس نازک وقت مین یہ تکبر اور غرور تم کو کچھ سہارا اور مدد نہین دے سکیگا پھر قرآن مین آیا ہے تلک الدار الآخرۃ نجعلہا للذین لا یریدون علوا فی الارض ولا فسادا والعاقبۃ للمتقین۔ وہ اخیر کا گھر ہے ہم ان کو دین گے جو تکبر اور غرور نہین کرتے اور نہ زمین مین شرارت اور فساد کرتے ہین اور اخیر پر بھلائی اون کو ہی جو ڈرتے ہین یعنے آخرت کی بھلائی اور نجات اونہین لوگون کے واسطے ہے جو اللہ سے ڈرتے ہین اور غرور نہین کرتے پھر قرآن مین آیا ہے ولا تصعر خدک للناس ولا تمش فی الارض مرحا ان اللہ لا یحب کل مختال فخور۔ اپنی گال نہ پھولا لوگون کے طرف اور زمین پر اکڑ کر اور اترا کر مت چل اللہ اترانے اور تکبر کرنیوالیکو پسند نہین کرتا یعنے جو شخص زمین پر تکبر کی راہ سے اکڑ کر اور اترا کر چلتا ہے اور سپر خداوند کریم خوش اور راضی نہین ہے پھر اسی آیت کے آگے ارشاد ہوتا ہے واقصد فی مشیک واغضض من صوتک ان انکر الاصوات لصوت الحمیر اور چل درمیانی چال اور نیچے کر اپنی آواز بیشک بری سی بری آواز گدہون کی آواز ہے اس آیت

مین انسان کو یہ جتلایا گیا ہے کہ وہ دنیا سے پرہیز ہوکر نہایت فروتنی اور عاجزی سے چند روزہ زندگی بسر کرے اس کے باتون اور قول و فعل مین بھی تکبر نہ ہو اور اوس کے چال اور آواز مین بھی غرور نہ پایا جائے تکبر اور غرور کے ایک قسم پر کیا جاتا ہے اسلام نے ہر ایک قسم کو برا ثابت کیا ہے اور انسانون کو اس سے بچنے کی ہدایت کی ہے ہم نے جن آیتون کو لکھا ہے اونپر غور کرنے سے ناظرین پر یہ بات کھل جائیگی کہ قرآن اور اسلام انسانون کو ہر ایک قسم کے تکبر اور غرور سے روکتا ہے۔

انہین آیتون پر کیا منحصر ہے قرآن مجید مین اور بھی بہت سے ایسے مل سکتے ہین کہ جن سے غرور اور تکبر کی بیخکنی اور فروتنی و مسکینی عاجزی کی تعلیم پائی جاتی ہے۔ باقی آیندہ۔

بقیہ جواب خط مندرجہ اخبار نور افشان مطبوعہ ۱۷ جولائی ۱۸۹۶ء

اول یہ کہ اوسمین اخبار ماضیہ و آیندہ کا حال درج ہے سو ایک امی کا یہ لکھنا بدون اعلام علام الغیوب ممکن نہین دوم عرب جو کہ افصح الفصحا ہے ابتدا مین معارضہ سے خداوند تعالیٰ کے طرف سے رد کئے گئے یعنے ان سے مقابلہ کا مادہ ہی چھینا گیا۔ سوم یہ کہ عرب کو اس کے مقابلہ سے خدا تعالیٰ نے جبرًا یا تفجیرًا منع کر دیا تھا اب دیکھنا چاہیے کہ اصل عبارت کیا ہے تو راقم خط کیا نیرنگ سازی لکھتے ہین کیا آپ نے مسلمانون کو ہندون کے طرح بودے

خیال کیئے آپکو نہین معلوم کہ مسلمان ایک ایک لفظ سے
تحقیقات مین تا بہ لندن جانے والے ہین مسلمان
ہی ہین جنہون نے انجیل کی ہر ایک لفظ کی جڑ
نکالی مسلمان ہی ہین جنہون نے متی و مرقس وغیرہ
سے تازیو دکو جنکو انہون نے مدت العمر مین جمع
کیا تہا درہم برہم کردیا ہم یہان زیادہ افسوس
اسلئے کرتے ہین کہ اوئیر نور افشان جو کہ اپنی صداقت
اور علمیت کا دم بہرتے ہین کیون ایسے خطوط اپنے
اخبار مین درج کرکے اپنے فہم و فراست کی قلعی کھولر
دالتے ہین بہرحال راقم خط جو تحریر فرماتے ہین کہ عرب
سے لوگون کو الخ۔ سو اسکا حال ہی معلوم ہوا تو پہر
لکہتے ہین ایک اور کتاب مین لکہا ہے ان الناس الخ
جناب عالی یہ عبارت اسی پہلی عبارت کا پچہلا حصہ
ہے جسکو آپنے خلط ملط کرکے لکہدیا چنانچہ وہان یون
لکہا ہے اذ لو خلا ہم لکانوا قادرین علی ان یاتوا
بسورۃ من مثلہ بلاغۃ و فصاحۃ و نظما۔ اب ہم
آپ سے پوچہتے ہین کہ یہ جملہ ان الناس الخ آپنے
کہان سے لاکر لکہدیا اگر اسی عبارت کا پچہلا جملہ
ہے تو آپ نے کیون پہر لکہا۔ ایک اور کتاب مین
لکہا ہے اور عبارت بہی کیون غلط لکہی وہان تو
خاص ہے آپ نے عام بنایا یعنے وہان تو صرف عرب
ہی کا ذکر ہے مگر آپ نے اوسمین جملہ مین سب دنیا
کے لوگون کو گھسیٹکے لایا درصورتیکہ آپ نے یہ جملہ
کسی اور کتاب مین پایا ہے تو آپ نے کیون نہین
اوس کتاب کا نام لکہا اگر بفرض محال یہ جملہ کسی کتاب

۱۲ جنوری ۱۹۰۶ء

مین ہوگا تو بہی ہمارے واسطے کچہ مضر نہین کیونکہ اوسوقت
ہم یون جواب دین گے کہ جب کہ تمام جہان کے لوگ
خواہ عربی خواہ عجمی قرآن کے مانند کچہ عبارت بنانے
مین قادر نہین تو پہر کیون نہین کوئی شخص مخالفون
مین سے ایک چہوٹی سے سورہ کے برابر کچہ عبارت
بناکر پیش کرتا ہے تاکہ ایکدم فیصلہ ہوجاتا پس ثابت
ہوا کہ لوگ باوجود قدرت ہونے کے نہین بنا سکتے
ہین سبب اسکا یہی ہوگا کہ باری تعالی نے ان سے
مقابلہ کا مادہ ہی چہین لیا ہے سو ہمارے دعوے
کا مفید ہے نہ مضر تو اس وجہ سے قرآن کا معجزہ
ہونا بدرجہ اتم ثابت ہوا فہو المراد۔ اب ہم ابراہیم
کی عبارت پر جو ہمنے آگے لکہدئے کچہ بحث کرتے ہین
کیونکہ اکثر عیسائی اوس سے معنے اولئے بیان کرتے ہین
واضح ہو کہ اس عبارت کی پہلی لفظ والعجب ہے جو کہ
واو عاطفہ سے شروع ہوا ہے قاعدہ نحوی یہ ہے
کہ جب ایک لفظ دوسرے لفظ پر یا ایک جملہ دوسرے
جملہ پر عطف کیا جاتا ہے چاہیے کہ لفظ اول یا جملہ اول
مین وہی مطلب یا مقاصد ہون جو کہ لفظ ثانی یا
جملہ ثانی مین بیان کیا جاوے جب یہ معلوم ہوا
تو اب جاننا چاہیے کہ اس عبارت مین جو لفظ والعجب
واو عاطفہ سے آیا ہے جس سے ثابت ہوا کہ اس سے
اگے مصنف کتاب نے بیان عجوبات قرآن کیا ہے
پہر آگے لکہتا ہے والعجب منہ یعنے اور عجب اوسمین
یہ ہے الخ۔ سو اس عبارت مین مصنف نے قرآن
شریف کے تین عجیب باتون کا ذکر کیا ہے جس سے

ثابت ہوتا ہی کہ قرآن منجانب اللہ ہے اول مصنف لکھتا
ہے کہ قرآن مین ایک عجوبہ پن یہ ہے کہ اوس مین اخبار
ماضی و استقبال ایسے لطافت و صداقت سے درج ہین
جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک ان پڑھ کا اسطرح
بیان کرنا سوائے وحی الٰہی ممکن نہین - دوم بارے
تعالی نے ابتداہی مین عربون سے مقابلہ کا مادہ ہی
چھین لیا تہا ایسا کہ بڑے بڑے نامی و گرامی شاعر
اوس کے بنانے مین عاجز ہوے - سوم خداوند
تعالی نے جبرًا یا تعجیزًا اوس کے مقابلہ سے منع کیا
یہان تک کہ بعضون نے ان شاعرون مین سے قرآن
کے فصاحت پر ایمان لایا تو بعض اوسی طرح اپنی
حیرانی مین پہنس کر اپنی سزا کو پہونچے چنانچہ ایک روایت
مین آیا ہے کہ یحیی بن حکم غزالی نے جو بڑا فصیح اور
بے نظیر شاعر تہا چاہا کہ مثل کلام قرآن کے کچہ عبارت
بناوے مگر نہ بنا سکا کیونکہ خدا کے طرف سے ہیبت
اور خوف اسکو ایسا دامنگیر ہوا کہ اوس نے اوس
کام سے توبہ کیے اب آپ کے ترجمہ مین اور ہمارے
ترجمہ مین جو ہمنے اصل عبارت کے سامنہ لکھا آپ ہی
ناظرین غور فرماوین کہ آیا یہ عبارت قرآن کے دعوے
کو مفید ہے یا مضر - اور راقم خط جو تحریر کرتے ہین
کہ اوس سے قرآن کی فصاحت مین شک آتا ہے سو
ہم اب ان سے پوچہتے ہین کہ آیا اب بہی وہ شک
باقی ہے یا نہین اگر آپ کے دل مین یہ وسواس
ہے کہ عربون کو کیون جبرًا یا تعجیزًا اسبات کی ممانعت
تہی کہ قرآن کے مانند بنانے کا ارادہ نہ کرین سو
ہم پہلے استفسار کرتے ہین کہ کس نے ان کو جبرًا یا تعجیزًا
قرآن کے مقابلہ سے منع کیا اگر خداوند تعالی تہا
تو یہی ہمارا مدعا ہے اگر آنحضرت تہے تو ثابت کرین
کہ اونہون نے ان کو کیونکر منع کیا جب ثابت
کرین تو اوسوقت آپ کو اچہی طرح سے جواب
باصواب دین گے - اگرچہ قرآن کی فصاحت و
بلاغت پر ایسے دلائل قاطعہ و براہین روشن و حجج
حکیمانہ ہین جو کہ علم اور عقل معانی فہم سے تعلق رکہتے
ہین مگر چونکہ آپ مین ایسی علمیت اور فہم و فراست
نہین کہ ان دلایلون پر غور کرین اسلئے بحکم آنکہ
حکمت با نااہل نگفتن از وصایاے حکماست آپ
کے واسطے دو عام فہم دلیلین بیان کرتا ہون
اول ان فصحا و بلغا کا جو آنحضرت سے ہمعصر تہے
قرآن کے مقابلہ سے عاجز آنا اور بعضون کا ایمان
لانا ایک کافی دلیل ہے - دوم آجتک تیرہ سو برس
کا گذر جانا اور کسی مخالف کا قرآن کے مقابلہ مین
ایک سطر بہی نہ بنانا ایک وافی برہان ہے - اب حضرت
معترض نے بہاگنے کا ارادہ کیا - قولہ مولوی صاحب
اور بہی ایسے بہت سے حوالہ ہین مگر ایشن نزدیک ہے
اسلئے اوسکو چہوڑ کر دوسرے وجہ کے طرف توجہ کرتا ہون
اقول کرسچن صاحب ذرا تو خدا کیواسطے شرماؤ ایک
حوالہ کا حال معلوم ہوگیا اگر کوئی اور بہی حوالہ ملتا
آپ دریغ نہ کرتے بوقت صبح شود ہمچو روز معلومت
کہ باکہ باختہ نرد و رشب دیجور - ہم آپکی خدمت گذاری
کے لئے حاضر ہین جتنے دسولے کے کاتنے آپ کے ولین ہین

ہم محبت اور دردمندی سے انگلیون سے نکال دین گے۔ باقے آیندہ۔

شاہ بخارا کا جانشین

شاہ بخارا کی وفات پر اس کے جانشین کا معاملہ کوئی سرسری سا معاملہ نہین بلکہ ایک بہت بڑا معرکہ کا معاملہ ہے بخارا ایک ایسا ملک ہے جسکو روس اور انگلنڈ کے متضاد حقوق کا ایک دسرا اکھاڑا سمجھنا چاہیے اور یہی وجہ ہے کہ روس کے دست نشاندہ عبد الاحد کی تخت نشینی پر انگریزی اہل الرائے بہت زور شور سے گفتگو مین کر رہے ہین پروفیسر ویمبری نے ولایت سے ایک اخبار مین کمال شد و مد سے لکھا ہے عبد الاحد محض ایک بچہ ہے جسکو روس کی کٹھ پتلی سمجھنا چاہیے اور کیا عجب ہے کہ روس بہت جلد اپنے معمولی ایجنٹون سے اس نالایق لڑکے کو معزول کر کے وہان اپنا پورا تسلط جمالے اسلئے پروفیسر ویمبری کی راے مین شاہ موصوف کے دوسرے بڑے لڑکے پرنس عبد الملک کو جو انڈیا آفس مین پناہ گزین ہے انگلنڈ کے طرف سے وہان کا بادشاہ مقرر کرنا ایک نہایت عمدہ حکمت عملی ہوگی زیادہ تر ثبوت اسبات کا کہ عبد الاحد کی تخت نشینی مین روس کے لئے کسقدر فوائد اور انگلنڈ کے لئے کسقدر مضرتین ہین صرف اسی بات سے ہو سکتا ہے کہ روس کا نیم سرکاری اخبار نوی درمیا اپنی گورنمنٹ کو ترغیب دیتا ہے کہ وہ عبد الاحد کی مسند نشینی مین امداد کرے پرنس عبد الملک کو حتی الامکان وہان قدم نہ جمانے دے جو غالبًا اپنے حقوق حاصل کرنے کے لئے ہند سے بخارا کا رخ کریگا۔ چنانچہ روسی گورنمنٹ نے کوئی دقیقہ نئے خود روسا امیر بخارا کو ہاتھ مین لانے کے لئے اٹھا نہین رکھا اور اپنی ایک خاص سفارت اسکی مسند نشینی پر مبارکباد دینے کے لئے بھیجی ہے جس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ روس کو اس سے کیسی کیسی امیدین ہین اور وہ کیونکر خاندان چنگیزی کے جانشین کو اپنے ہاتھون مین لایا چاہتا ہے ان تمام حالات مین ہندوستان جبکہ وہ لارڈ ڈفرن کی سرپرستی مین ہے غالبًا ان واقعات کی طرف سے انکھون پر پٹی باندھکر اپنے حقوق کو بخارا مین بالکل پائمال نہ ہونے دیگا اور پیشتر اس سے کہ روسی دمامے بخارا کی دیوارون پر خوشی سے شادیانے بجانے شروع کرین وہ ضرور کوشش کریگا کہ سلطنت بخارا کے لئے بہ نسبت ایک بچہ روس سے اپنی ایک اوردی اور اصلی مستحق پرنس عبد الملک کو ترجیح دے ورنہ مقام افسوس ہے کہ ہنرمندان بمیرند و بے ہنران جائے ایشان گیرند۔

ووٹ کی قیمت بوسہ

ہم تو ہندوستان مین اسی بات کو رویا کرتے ہین کہ بعض دفعہ امیدواران ممبری میونسپل کمیٹی ناجائز ذریعون سے روپیہ پر ووٹ خریدا کرتے ہین اور یہ کہ بعض دفعہ سرکاری دباو بھی ووٹ دینے والون پر ڈالا جاتا ہے لیکن انگلستان مین متاع حسن سے معاوضہ مین ووٹون کا خریدا جانا

اور یہی افسوسناک ہے حتی کہ اکثر لیڈیون سے بوسون پر ووٹون کا دینا منحصر رکھا جاتا ہے فی الواقع آزاد ملک مین حسن کا اثر شاہی اثر سے بھی زیادہ خوفناک ہے اور یورپین خاوندون کو خوف کرنا چاہئے اس دن سے جبکہ ان کی بیویان اپنی حسن کی زکواۃ سے بجائے ان کو فائدہ پہونچانے کے خود غرضی پر آمادہ ہو جائین جس سے باعث غالبًا اک نہ اک دن پارلیمنٹ کی ممبری مین عورتون ہی کی کثرت ہوگی۔

شاہ تہیبا کا قیام گاہ

کتاب خروج کے بیسوین باب مین لکھا ہے کہ تیری عنان حکومت مین کوئی معزز شخص قید ہو جاوے تو اسکی عزت کر۔ اسکو اپنا مہمان بنا اور اوس کو اپنے سے زیادہ آرام دے۔

اور یہی اصول ہمیشہ سے منصور بادشاہون کا رہا ہے اور وہ شاہی اسیرون کی مراعات کا سلوک مرعی رکھتے رہے ہین لیکن مقام افسوس ہے کہ ہماری گورنمنٹ شاہ برہما کے معاملہ مین اس اصول کو نظر انداز کرتی ہوی معلوم ہوتی ہے اس بدقسمت اور ناکام بادشاہ (یا بقول خود شہنشاہ) کی رہایش کے لئے جو مقام تجویز ہوا ہے وہ ہرگز کوئی آباد مقام ہنین کہا جا سکتا ہماری رائے مین شاہ موصوف کو موقع دینا چاہئے تہا کہ وہ اپنی مرضی سے کوئی آباد شہر اپنی سکونت کے لئے انتخاب کر سکتا لیکن اگر مرتے کو مارے شاہ مدار کی پالسی پر عملدرآمد منظور ہو تو پھر کوئی چارہ ہی نہین۔

خلاصۂ اخبار تار

دہلی ۱۲ جنوری۔ اولئی مروان سے آئے ہوے کوائف سے واضح ہوتا ہے کہ کوئن گائیڈس سے فوج کی بعض کرنل ہیچیسن کے زیر اختیار بندر وال سے لوگون پر حملہ کرنے کے لئے ۸ رسے شام کو روانہ ہوی۔ بیس میل کوچ کئے بعد چند پہاڑی لوگ مقابلہ کئے اور بڑے نقصان کے ساتہ شکست کہائے ہمارے جانب ہیچیسن سخت زخمی ہوے ایک سپاہی مارا گیا اور تین زخمی ہوے اور کرنل ہیچیسن تہوڑے وقت کے بعد مر گئے افواہ ہے کہ پانچ ہزار بندروال جمع پڑے ہوے ہین کرنل کیامبل جو کوئن گائیڈ کر مختار رہے کیامپ آف اکسرسیز کی شمالی فوج کی دوسری ڈویژن کی پہلی ملکی رجمنٹ کے سرکردہ ہین ان کو اولئی مروان کو واپس چلا جانے کا حکم ملا جہان گائیڈس کی فوج اور پیدل فوج اور بنگال ۱۲ ر رسالہ سے دو اسکوارڈن ہین سوائے ان کے پندرہوین سکہہ رجمنٹ کی ایک ونگ کو وہان گیارسین کے لئے روانہ ہونیکا حکم ہوا ہے جنوبی فوج دہلی سے قرب وجوار مین واپس آئی جہان میجر جنرل گاف کا لشکر گاہ ہے۔ میجر جنرل سر جارج گریفز ہوا رماہ منہ کو اپنی فوج کے ساتہ دشمن کے فوج کا بہیدینے کے لئے روانہ ہوگی اور ۱۵ رماہ حال کو حملہ ہوگا ایسا نظر آتا ہے کہ یہان بارش ہوگی جس سے کل بندوبست مین خلل

واقع ہوگا دوسرے ٹیلیگرام جو مین چند روز کے آگے پانی
پت کیامپ سے دہلی کو بمرحمت ڈاک روانہ کیا تہا
کہین گم گئے ان مین شمالی اور جنوبی افواج کے درمیان
۷ اور ۸ کو ہوے مقابلہ مندرج تہے ۷ تاریخ
کو برگیدیر جنرل مارز شمالی فوج سے رسالہ کے
ساتہ حملہ کئے اور پانی پت کو اپنے علاقہ مین رکہے
تہے اوسوقت جنوبی رسالہ اوسپر حملہ کیا میجر جنرل
گاف کی پیدل فوج اور گولندراز آنے سے یہ پسپا
ہونے مجبور ہوے ۸ تاریخ کو میجر جنرل گاف پانی
پت سے شمال طرف کا سڑک اپنے علاقہ مین لائے
اور جنرل گریفز اپنے کمکمنت کے ساتہ جنرل گاف
سے ملکر دشمن پر حملہ کرنے کامیاب ہوے اور جنرل گاف
اس حملہ کو روکنے کے لئے کوتل فوج روانہ کئے
اب جنرل گاف سے نزدیک برگیدیر جنرل سرسی
ایم مگریگر کی دو ڈویژن جو میمنہ پر تہی اوسکو کمک
دینے کے لئے کوئی فوج نہین ہے اور جنرل مگریگر
کی دو ڈویژن اوسکے دونون پہلو پر شمالی قلب
فوج حملہ کی اور شکست دی شمالی رسالہ جنوبی
رسالہ پر بڑی شدت سے گہوڑے اوتہایا اور
دس توپ سے نقصان کے ساتہ جنوبی رسالہ
کو شکست دیا شمالی فوج ۹ اور ۱۰ کو
کو یہان مقام کرکے دہلی کو روانہ ہوے جہان
ان کے مقابلہ کے لئے جنوبی فوج انتظار کر رہی
ہے۔ ڈاک کا انتظام کیامپ مین درست نہین
رہنے کے باعث ہر ایک نالان ہے جسکو بڑا افسوس
ہے کہ تمہارے اخبار کے ناظرین میرے آگے کے ٹیلیگرام
سے محروم رہے معزول امیر کابل سردار یعقوب خان
کو بہی ایک پریوی جنسل مین مطابق افواج کی ہل چل
کو ملاحظہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے کیامپ اف اکسرسیز
سے بعد سر فریڈرک رابرٹس کلکتہ کو روانہ ہوگے
اور وہان چند روز رہکر حضور ولیعہد کے ہمراہ
منڈالے کو روانہ ہونگے۔

صوفیہ ۱۳ منہ۔ پرنس الگزنڈر اپنے تین پانچ سال
تک رومیلیہ کا گورنر مقرر کرنے کے لئے بابعالی سے
درخواست کیا اور اسپر یہ اور ہنگری سے الگ ایک
کونسل اور فوج اپنے علاقہ مین دینے کے لئے چاہا افواہ
ہے کہ بابعالی اور گریٹ پور اوسکی درخواست
کو اقبال فرمائے اور سرویہ نے رومیلیہ کا مقدمہ
فیصل ہونین پائے تک صلح کرنے انکار کیا گریٹ پور
سے ایک خط یونان کو روانہ ہوا۔ اور سرویہ و
بلغاریہ کو بے ہتیار رہونے کے لئے پیام روانہ کئے

رنگون ۱۳ منہ۔ ایک ٹکڑی میجر رابنسن کے ماتحت
جسمین ۲۰ جوان ۶ رایل آرٹلیری کے تہے شوی چین
سے جو نانک تہا لیرگ کے راستہ پر ہین ڈاکون
کے عقب مین جاتے تہے سو وقت کل کے روز نشان
کے لوگ جو کمین گاہ مین تہے اوپر گولی چلائی میجر
رابنسن اور دو اردلی جو فوج کے ہمراہ چلا جاتے
تہے زخمی ہوگئے میجر رابنسن کی گردن اور مونڈہی
پر سخت زخم لگا دو توپچی اور ایک سپاہی سخت
زخمی ہوے اور ایک سپاہی مارا گیا۔

خبر ہے کہ مخالف بالکل استوار جائے پر مقیم ہین -
رائل اسکاٹ فیوزلیرس سے کپتن کیف جو اس فوج کی حکومت حاصل کرنے کے لئے روانہ ہوے ہین اور سوائے اسکے کمکی فوج پہنچنے تک یہ فوج آگے نہین بڑہیگی -

اتھینس ۱۴ منہ - یونان سرویہ و بلغاریہ کے حلاف مین آپس مین صلحنامہ ٹہرالئے ہین -

لنڈن ۱۵ - اخبار ٹیمس آف انڈیا مین طبع ہوا سو تار سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ گریس اور سرویہ گریٹ پور کے درخواست کے مطابق اپنے اپنے افواجکو بے ہتیار کرنے انکار کئے ڈاکٹر ہنر نارتہ ابروین کے ممبر کوئن کی اسپیچ کے جواب مین جو اپر برہمہ کے الحاق مین ہے اور جسکا خرچ ہندوستان پر لگایا گیا تہا اصلاح دینا چاہتا ہے -

ستین ۱۶ منہ - حضرت سلطان روم کے دعوت پر پرنس نکلس حاکم مانٹی نگرو قسطنطنیہ کو آیا ہے -

گلزار اخبار

انکم ٹکس سے کوئی سفید پوش مستثنی نہین مگر زراعت پیشہ -

شاہ برما کا قید خانہ بجاے رانی پیٹ کے رتنگری مقرر ہوگیا ہے

اہل مصر کے دل پر بجائے انگریزی کے سودانی رعب چہاگیا

پائے تخت برما مین یکم جنوری کو ۱۰۱ توپ کی قیصری سلامی دغی -

وسط ایشیہ مین بندوبست جنگ انگریزی پر ۳ روسی جنرل نامزد ہوگئے -

سلطانی وکیل وارد مصر نے ۱۶ ہزار فوج جدید بہرتی کی سفارش کی

انگریزی سفارت چترال سے ناکام گلگت لوٹ آئی

پائے تخت برما سے ۲۰ میل کے اندر کئے انگریزی افسر قتل ہوے

مفسدان برما خوفناک پولٹکل فریقون سے سمجھے جاتے ہین -

خوف سخت ہے برمی مفسد پیگو مین ریلوے نہ اکہارین

آتش فساد سودان کی آنچ پائے تخت مصر تک پہونچی

حال کے مفسدان سودان مقابلہ مین پرفن و لجمی سے لڑتے ہین -

حضور سلطان روم نے لاکہون فوج مع کروڑون سامان جنگ کے تیار کرلی -

مڈیگاسکر کی فرنچ حکومت پر انگلستان کو عضہ چڑہا ہے

مارچ یا اپریل مین انگلستان کی وزارت ابرل ہوجاویگی

حضور وایسرائے ۲۷ جنوری کو روانہ برما ہونگے -

انکم ٹکس سے کل آمدنی ۱۳۲۰۰۰۰ سالانہ کی ہوگی

شاہ برما کی انگوہٹی مین ایک نگ اسی ہزار روپیہ کا ہے لاثانی -

کوشش و پیش ہے پریس ایکٹ پہر جاری کیا جاوے -

ریاست میسور سونے کی کان مین ترقی روزافزون ہے

انکم ٹکس کا مسودہ ۲۲ جنوری کو ایکٹ بن جاویگا -

وکیل سلطانی نے حالت مصر پر سخت مخالفانہ رائے ظاہر کی

حضرت سلطان روم پر تمام یوروپ خود غرض دباؤ ڈال رہا ہے -

روم کی تیاری فوجی سے یوروپ مین تہلکہ برپا ہوا -

لاکہون فوج نئی تیاری کروڑون سامان مہیا ہے

حال مفسدان سودان بجاے جمع غفیر چہوٹی جماعت سے لڑتے ہین -

مطبع بحر الاسلام بنگلور مین محمد شریف سے باہتمام چہپا -